
لحن صریر
عبدالعزیز خالد

لحنِ صریر

عبدالعزیز خالد

بُک لینڈ
۱۲- محمدی بلڈنگ
بندر روڈ۔ کراچی ۱
ٹیلیفون: ۲۳۶۱۰۹، ۲۲۰۲۷۷

مصنّف ——— عبدالعزیز خالد

ناشر ——— بُک لینڈ۔ کراچی

طابع ——— پروگریس پاکستان کراچی

بہ اہتمام ——— شیخ محمد حسین

کتابت ——— ابنِ رفیق

طبع اوّل ——— جولائی ۱۹۶۷ء

قیمت: ——— تین روپے ۳/-

لحن صریر

آہنگِ دلِ سوختہ ہے لحنِ صریر

اندوہِ نہاں کی مُتکلّم تصویر

کرتا ہُوں معنُوَن اسے آزاد کے نام

ہے میری طرح وہ بھی فقیری میں امیر!

ا۔ عطا محمدؔ آزاد

۱

اسبابِ فراغ کے طلب گار نہیں
ہم تشنہ لبِ ابرِ گہر بار نہیں
لَاعِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَ
باوصفِ خودی، نشۂ پندار نہیں!

۲

ہم رشحِ قلم کو بانگِ نَے کہتے ہیں
خونابۂ دل کو موجِ مے کہتے ہیں
لاشئ کو مجسّم و مصوّر کرکے
ہم صورت گر "نہیں" کو "ہے" کہتے ہیں

۳

شاعر نہیں جو مستِ مئے ذات نہیں
نقادِ روایات و درایات نہیں
رکھتا ہوں معانی سے سروکار فقط
میں قشر پرستِ اصطلاحات نہیں!

۴

ہر چند نہفتنی ہیں اسرارِ دروں
جو دل پہ گزرتی ہے اسے کہتا ہوں
چہرے سے متانت مُترشّح، لیکن
باطن میں ہے آتش کدۂ عشق و جنوں

۵

شاعر طبعاً دروں نگر ہوتا ہے
از سر تا پا قلب و نظر ہوتا ہے
رہتا ہے وہ اپنے آپ میں گم لیکن
اخبارِ جہاں سے باخبر ہوتا ہے

۶

زہراب کو انگبیں بنا لیتا ہے
الحاد کو جُزوِ دیں بنا لیتا ہے
ہے انفس و آفاق میں جو شے بھی اسے
شاعر مِلکِ یمیں بنا لیتا ہے

سیّارِ سماوات بنے اہلِ زمیں
ادراکِ مقامِ کبریا پھر بھی نہیں
بھولے ہیں وہ میقاتِ یومِ معلوم
چندے یونہی کرنے دے انہیں ہاں وہیں

۸

جینے کی اگر ہوس ہے تو مرنا سیکھ
گر جیتنے کا شوق ہے تو ہرنا سیکھ
زندانِ کدورت نہ بنا سینے کو
تقصیر سے اغماضِ نظر کرنا سیکھ!

۹

شاہا! لَاتَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا
یہ دور ہے سرداریِ محنت کش کا
نیک و بدِ زندگی کا محور ہے شکم
سُن: کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا

۱۰

آساں نہیں کائناتِ نو کی تشکیل
ہے دشتِ طلب تِیہِ بنی اسرائیل
اس وادیِ پُر خار میں اے آبلہ پا!
ہے ظلِّ ہُما سایۂ بالِ جبریل

نیرنگیِ کُن فکاں کا نظّارہ کرو
اور اس کے بعد ایماناً بتلاؤ
اس ربِّ جلیل کی بایں علمِ قلیل
تم کس کس نعمت کو جُھٹلاتے ہو؟

۱۲

ہے خاتمہ بالخیرِ تمنّا، حسرت
ہم کاسہ و ہم کاس ہیں جہل و حکمت
اَلْعِجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاك، ادراک
تقدیرِ خرد، حیرت! حیرت! حیرت!

۱۳

مشکل سے کوئی صاحبِ حق پیدا ہو
بیدار ہو جس کا دیدہ، دل بینا ہو
نایاب ہے قدرِ خیر و شر کا ادراک
جس سے ملو، ملتے ہی فغاں پیرا ہو

۱۴

کر صبر، وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰہ
کیا اس نے عبث تجھ کو کیا ہے پیدا؟
قُلْ کُلَّ الْخَیْرِ اَرْجُوْ مِنْ رَّبِّی
مَا کَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا

۱۵

اَلعِلمُ نُورُ یُقذَفُ فِی القَلبِ

اس قلب میں، ہو جس میں جنون و مستی

کرورد تو رَبِّ زِدنی عِلماً کا

ہے قیمتِ فکر و نظر آہ و زاری

۱۶

ہیں اَحسنِ تقویم بہ شکل و صورت

بدتر زدد و دام بہ خلق و خصلت

ترسا ترسا کے ماریں دنیا والے

راضی نہ ہوں اِلّا بہ زوالِ نعمت

۱۷

اے اہلِ فراست! بڑھو بے خوف و ہراس
ہمراہیِ تحقیق ہیں شکّ و ابلاس
ہیں پیچ و خم ـــــ آثارِ سوادِ منزل
آوازِ جرس ـــــ وسوسہ ہائے خنّاس

۱۸

رم خوردۂ افکارِ مجرّد ہیں حواس
ہو زخمہ زنِ سازِ تفکّر احساس
سمجھو نہ اَساطیر و قصَص کو بیکار
تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاس!

۱۹

ہم روزِ حساب کیا کہیں گے ہیہات!

کیا، عافسنا الازواجَ والضیعات؟

غافل نہ رہے خیالِ فردا سے کبھی

جس شخص پہ منکشف ہوں اسرارِ حیات

۲۰

ہے جن کو غمِ بیکسی و مہجوری

کہتے ہیں کہ دنیا میں نہیں ان کا کوئی

چپکے سے کرا یاد دہانی ان کو

اَللہُ مَعَکُمْ اَینما کُنْتُمْ کی!

۲۱

وہ آگ محبّت نے جسے سُلگایا
خونناب جگر نے اسے بجھنے نہ دیا
روشن ہے چراغِ ترِ داماں کی طرح
غیظ و غضب و حسد، نصیبِ اعدا!

۲۲

کیوں غم ہو مجھے اِنَّ اللہَ مَعَنِی
مجھ سے رہے ہمکلام رُوحِ مَعْنی
لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ
ہے رازِ فلاح: ترکِ مالایَعْنی!

۲۳

اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ جَمِیْعًا کی ندا

فرعون نے جس میں سنی صحرا صحرا

اس مُرزِ ابوالہول سے اے وائے عجب!

اَلْعِزَّۃُ لِلْعَرَبْ کی آتی ہے صدا

۲۴

اَللّٰہُ اَحَدْ جس کی اساسِ محکم

ہے رتبہ شناسِ صاحبؐ خیرِ اُمَم

اس قُبَّۃُ الاسلام پہ لہراتا ہے

لَا نَعرِفُ غَیرَ العَرَبْ کا پرچم!

۲۵

ملتے ہیں اگر لوگ تو مطلب کے لئے
گر جان چھڑکتے ہیں تو منصب کے لئے
اب ہم بھی نہ کھائیں گے حسینوں کا فریب
پانی بھرے کون چاہِ غبغب کے لئے

۲۶

مانندِ طفیلؔ ، آرزومندِ اُلش
حاضر باشِ سُفرہ ، شریکِ کنگش
ہے بالِ ہُما کی طرح نایاب وفا
مشکل سے ملے ہمدمِ اخلاص منش !

۲۷

اے ذرّۂ بے مایہ و اے مہرِ مُبیں!
تقسیمِ وظائف ہی سے چلتی ہے مشیں
فَضَّلْنَا بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْض کی رمز:
ہر راز کا ہوتا نہیں ہر کوئی امیں

۲۸

اربابِ بصائر سے یہ پوشیدہ نہیں
میراث ہے بندگانِ صالح کی زمیں
جو خادمِ انساں ہے اسی کو ہے بقا
چاہے کَلِمہ گو ہو وہ چاہے لادیں

۲۹

رشحاتِ سحابِ امتنان واحساں
سیراب کریں وادیِ مصر و کنعاں
لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ
شاہد ہے کہ کمزور ہے کتنا انساں!

۳۰

جس کو ہے تلاشِ فضل و رضوانِ خدا
کہ اس سے کہ بیکار نہ تکلیف اُٹھا
قرآن میں جو درج ہے کر اس پہ عمل
اِنَّ ھٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰی

۳۱

کیا ارض و سما میں نظر آتا ہے خلل؟
ممکن ہے کہیں ان میں کوئی ردّ و بدل؟
بے مقصد و منشا نہیں ہنگامۂ کُن
ہر چیز کا اک مقام ہر شے کا عمل

۳۲

جب تک نہ ہو آزادیِ اظہار و بیاں
ناممکن ہے نشو و نمائے انساں
ہو جس میں نہ تاب و تبِ ادراک و شعور
ہے ہر دو جہاں میں رائگاں وہ ایماں

۳۳

غافل ہے تشگرف کاریِ دوراں سے
تہذیبِ جدید کے سر و ساماں سے
اے منہمکِ کشف و شہود و اشراق!
واقف نہیں تو حقیقتِ ایماں سے

۳۴

کر لطف و مدارا سے دلِ خلق کو رام
بن عفو و مواسات سے مخدومِ انام
مستغنیِ طرد و طعنِ کوتہ نظراں
رکھ اپنے کو وابستۂ تحصیلِ مرام

۳۵

حد سے بڑھی بد نظر کی شوریدہ سری
نیکی کو بدی کہ کے، بدی کو نیکی
کرتا ہے سوال ہر زنِ رعنا سے
آیا بحرام تو بمن جمع شوی؟

۳۶

دل ہے کہ کسی طرح پر چپتا ہی نہیں
منظر کوئی نظر میں جچتا ہی نہیں
دنیا نے دیا عشرتِ عاجل کا جو درس
وہ درس رگ و ریشہ میں رچتا ہی نہیں

۳۷

یزداں نے یہ کارخانۂ کون و مکاں
جس کے لئے تعمیر کیا وہ انساں
اس درجہ گرفتارِ حُطامِ دنیا!
سمجھی ہے خلافت اس نے اتنی ارزاں؟

۳۸

گزرے کل کے قصیدے پڑھنے والو!
آنے والے کل کا بھی کچھ سوچو
حاضر کو سراپنے سے بنتا نہیں کام
کوئی حل ڈھونڈو، کوئی تدبیر کرو.

۳۹

مشغول بہ کلفت رہیں اربابِ وفا
کرتی ہے محبّت امتحانِ دعویٰ
جو شاکیِ آلام و متاعب ہے وہ شخص
محرم نہیں رازہائے آگاہی کا!

۴۰

دل شکوہ سرا ہے بے مقدوری کا
لب پر ہے: اَنَا اَہلُ التَّقویٰ کی صدا
ہوں میں بھی ابوالعتاہیہ ہی کی طرح
خوش مجھ سے نہ دل مرا نہ شیطاں نہ خدا!

۴۱

دن رات دلِ زندہ پُرآشوب رہے
لوگوں سے ملے اور ان کی ایذا کو سہے
ہو جس پہ گراں اہلِ جہاں کی تکلیف
اپنے غمِ بے پناہ کو کس سے کہے؟

۴۲

تفصیلِ مناہجِ غم اس سے پُوچھو
احوالِ لواعجِ ستم اس سے سنو
اشعار حدیثُ النَّفْسِ شاعر ہیں
اپنے سے کرے باتیں جب کوئی نہ ہو

۴۳

اربابِ خلوص کے دلوں سے پھُوٹیں
حکمت کے چشمے، آگہی کی سوتیں
جو ذہن کی پُرپیچ گزرگاہوں میں
رَچ بَس کے دہانۂ دہن سے نکلیں

۴۴

بددل نہ ہو اے صاحبِ سعی و تدبیر
شَمِّرْ اِنَّكَ مَاضِی الْاَمْرِ شِمِّيْرُ
کر عقل سے طے وادیِ پُر ہولِ جنوں
باوصف کہ اَلْعَقْلُ غِطَاءٌ سِتِّيْر!

۴۵

موہوم ہے زینت و متاعِ دنیا
مَا عِندَ اللّٰہِ خَیرٌ وَّ اَبقیٰ

گو غالب و قاہر ہے بظاہر باطل
قائل ہے دل اَلحقُّ نلا یُعلیٰ کا

۴۶

ہو زخمِ دروں سے دل جس کا پُر خوں
حال اس کا بہرحال رہے زار و زبوں
گر تڑپے تو ہنس ہنس کے پکاریں بے درد
کون آفتِ دوراں سے مَصُون و مامُوں؟

۴۷

دکھلائے تنگِ مُو قلمِ بُو قلمُوں
شوق اس کا رہے خدا کرے روزافزُوں
سیّاحِ مقاماتِ سخن سے کہنا
ہے اشہبِ خامہ کی غذا ، فکرو جنوں!

۴۸

ہیں گرچہ ہلاکِ جلوۂ لُعبتِ چیں
یارانِ پریشاں نظر و کوتہ بیں
میں اس کا ہوں نخچیر کہ تھا جس کا شیر
ذِی قُوَّۃٍ عِندَ ذِی الْعرشِ مکیں!

۴۹

عِجزُ الثّقۃِ وجلدُ الخائن کا
اللہ سے کرتا ہے عمرؓ بھی شکوہ
پڑھتی ہے قصیدے اہلِ شرک و شر کے
نبیوں پہ رموز پھینکتی ہے دنیا!

۵۰

ہم کو نہیں آرزوئے مال و اسباب
کر ہم کو عطا حکمت و تاویلِ کتاب
دیکھا ہے ان آنکھوں نے مآلِ سطوت
مَا کَیدُ فِرعونَ اِلَّا فِی تبَاب!

۵۱

ہر ابلہ کہ ہے بزعمِ خویش افلاطون
گردانے زمانے کو شریکِ "غاڈُن"
تکرار و جدل تطویلِ لاطائل
کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْن!

۵۲

دربار بنے بارگہِ بیم و رجا
اربابِ نوا کا قافیہ تنگ ہوا
جو ہے کفِ مردم میں نہ رکھ اس کی امید
ہے ملجا و منجا متوکِّل کا خُدا

۵۳

لِلنَّاسِ ضَرَبْنَا فِی ھٰذَا الْقُرآں
مِنْ کُلِّ مَثَلْ پر ہے اگرچہ ایماں
رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تحیِ الْموتیٰ
مومن ہوں مگر یُشَکِّکُنِی الشَّیطَاں!

۵۴

ہیہات اشرار کا عروج و غلبہ!
آوازہ: مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّۃً؟
خائف ہے امین اور خائن بےخوف
لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنیَا اِلَّا فِتْنَہ

۵۵

ہے عِزّ و شرف حُسنِ عمل پر موقُوف

اے اہلِ دل و درد! اُمرُوا بِالمعروف

حُبُّ النَّاسِ عَلامَۃُ حُبِّ اللہ

ہاں تَھدُوا الضَّالَّ تُغیثُوا المَلھُوف

۵٦

اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الرُّسُلَاء

ہے قولِ رسول: ما أنَا وَالدُّنیا؛

خوُد دار، غنی، غیور، محتاط، شریف

کرتے نہیں عالِم اِتّباعِ اَھوار!

۵۷

لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّۃَ قَتَّاتٌ قط
ہے زہدِ ریائی کا صلہ ضیق و سخط
اَموال و صُوَر پر اِترانے والو
اعمال و قلوب کو خدا دیکھے فقط

۵۸

اَللّٰہُ فِی عَوۡنِ الۡعَبۡدِ مَاکَان
فِی عَوۡنِ اَخیہِ کی حقیقت پہچان!
مردم بیزاری ہے خدا آزاری
انسان خلیفہ ہے خدا کا، نادان!

۵۹

بنتی ہے جو برگزیدۂ خلقِ خدا
اس اُمّتِ مرحومہ کو یہ یاد دلا
ہیں مرتشی و راشی دونوں ملعون
مَنْ اِنْتَھَبَ نُھْبَۃً فَلَیْسَ مِنّا

۶۰

زردوست ہوا پرست، خُودبیں، شاطر
حَلّافِ مَہِین اور کذّابِ اَشِر
پایا وطنِ پاک کے دانشور کو
نازاں عصبیّت پہ، جہالت پہ مُصِر

۶۱

ہے درد ہی سرچشمۂ احساس و خیال

بے درد کو حاصل نہ ہو عرفانِ جمال

فیضان کی جاری رہے بارش، جب تک

دل درد کی دولت سے رہے مالامال

۶۲

ہے سوز و گداز کسبِ طیّب کی جزا

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِینا!

اے رازق و رزّاق و ودود و مودُود!

اِجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتا.

۶۳

اَللہُ غَنِی عَنکَ وَعَنْ نَذْرِکُ

اَلصِّدقُ یُنجِی وَالکِذبُ یُھلِکُ

تعلیم سے افضل تو کوئی صدقہ نہیں

علم اس کی عطا ہے فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِکُ!

۶۴

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّار

دلدادۂ اقوال، عمل سے بیزار

مَنَّاعٍ لِلْخَیرُ، مُرِیب ومُعتَدْ

مُستَکبِر و جوّاظ، عُتُلّ و جبّار

٦٥

پڑھ قصۂ "نقضِ غَزَل" اے صیدِ غزل!

دیوانِ عِبَر ہے بہرِ اقوام و ملل

لَارَیْبَ فِیْہِ، فی ھٰذَا الْقُرآن

صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ مِنْ کُلِّ مَثَل!

٦٦

ہر ایک کے رزق کا خدا ہے ضامن

خُذْ حَقَّكَ اَنْتَ فِی عفافٍ وافٍ

ہر مُنتہِب و مختلِس و خائن ہے

حجّاج، ہنی بال، ہلاکو، قائن

۶۷

ہے کلمۂ حق فریضۂ اہلِ قلم
توہینِ سخن ہے مدحِ اربابِ کرم
ہے علم و یقیں جس کا وہی لکھتا ہوں
مَا نَولی اَنْ اَقُولَ مَا لَا اَعْلَمُ!

۶۸

رُومان پرست، لاابالی، بیباک
محرومِ محبّت، مُتفکّر، غمناک
بیدار و مراقب رہے فنکار نہ کیوں؟
فن اس سے کہے جب: لاناامت عینُاک!

۶۹

نُطقِ قدریّہ سے طبیعت دق ہے
گم کردہ رہِ فلسفہ و منطق ہے
مجبور سہی انساں لیکن عملاً
مختار ہے اپنے فعل کا خالق ہے

۷۰

اخلاص وضمیر کا جو سودا نہ کرے
ہنگامِ غضب نفس کو قابو میں رکھے
ڈر ہو نہ اسے توزّعِ باطن کا
محفوظ رہے تشتّتِ خاطر سے

۷۱

لیتا ہوں اشارات و کنایات سے کام
کر شوق سے تُو کاوشِ انجاحِ مرام
اِس بات کو رکھ یاد بہر حال مگر
اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللہِ الِاسْلَام

۷۲

اِنَّ اللَّوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَان
ہے مُحکمیِ دل ہی قِوامِ ایمان
خادا کو کرے مات دمِ عزم و ثبات
یُوں دیکھو تو انسان ضعیف البُنیان

۷۷

ہے خدمتِ انساں غرض و غایتِ دیں
گر قلب گداختہ نہیں کچھ بھی نہیں
مخلوقِ خدا کے لئے کی جب بھی دُعا
قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ : آمیں!

۷۸

ہے پیکرِ گِل، پیکرِ نسیان و خطا
انساں کو ضعیف ہی کیا ہے پیدا
قَبْلَ حَشْكِ النَّفْسِ اِغْفِرْلِی کی
کر ایزدِ بخشندہ سے رو رو کے دُعا!

۷۹

فن غصّہ و انتشار کا نام نہیں
ہے یہ تہذیبِ جذبہ و شکّ و یقیں
فتّاحِ طلسمِ فن وہی شخص ہو جو
جدّت کا نقیب ہو روایت کا امیں

۸۰

رکھّے وہ ادیب فن کا ہو جس کا وقوف
غالب غمِ روزگار پر عشقِ حروف
دیکھ اخطلِ کوزہ گر بہ خونابِ جگر
اشعار کو کرتا ہے منقّش بہ ظروف!

۸۱

خالدؔ! لبِ گویا ہے نہ گوشِ شنوا
بے نور ہوئی روشنیِ شہرِ نوا
انبوہِ خلائق میں ہے گُم سُم شاعر
دل خستہ، جگر سوختہ، تنہا تنہا!

۸۲

گہ عارض و گیسو کے جھمیلے میں پھنسے
گہ انفس و آفاق کی گرہیں کھولے
ہو صاحبِ فن فطرتاً آشفتہ مزاج
منزل سے رہے دُور، رہوں میں بھٹکے!

۸۳

اربابِ بضاعات ہوں یا اہلِ نشاط
لَاتَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَات

جنّت میں نہ جائیں مُتکبّر، کذّاب
حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِی سَمِّ الْخِیَاط

۸۴

تجھ کو نہیں حاجتِ مُشیر و مُفتی
دل تیرا کسوٹی ہے کھرے کھوٹے کی
اَلْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ
وَالْاِثْمُ مَا تَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ

۸۵

ہے قلب و زباں دونوں پہ حق حق کی صدا
ناداں ہیں یہ دونوں ان کی بخشش فرما!
اِغفِرلِی عَمدِی وَخَطئِی یا رب!
ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت سے بچا!

۸۶

جَفَّتِ الصُّحُفُ، رُفِعَتِ الاَقلَام
اس قول کی صحّت میں نہیں گرچہ کلام
تقدیر کو لوٹانے پہ قادر ہے دُعا
کرتا نہیں التجا کو رد ربِّ انام

٨٧

بڑھ کر ہے بہا میں گوہر و مَرجاں سے
گلگونۂ رخسار ہے حُوروں کے لئے
جو خوفِ خدا سے گرے وہ قطرۂ اشک
وہ قطرۂ خوں راہِ خدا میں جو بہے!

٨٨

دل مانے نہ مانے، مگر اے خوش نفَسو!
آشوبِ بہارِ حُسنِ خوباں سے ڈرو
اک نعمتِ نایاب ہے عُمرِ موجُود
اَنفاسِ نفیس کو نہ برباد کرو!

۸۹

یہ عمرِ گرانمایہ دوبارہ نہ ملے
کیوں خاطرِ آزاد غم آمُود رہے؟
حُسنِ اسلام - ترکِ مالا یعنی
رہ بچ کے گرفتاریِ لاطائل سے

۹۰

جو خوفِ خدا سے روئے دوزخ میں نہ جائے
تا آنکہ یَعُودُ اللَّبَنُ فِی الضَّرعِ
آثارِ سُجُود پر ہُوئی آگ حرام
رُعبِ دلِ زندہ سے جہنّم لرزے.

۹۱

بے وقر ہوئی بہ کشورِ پاکستان
میزانِ صداقت التیامِ قرآن
عَبدُ الدِّرْهم کوئی اَبوُالحرص کوئی
بِئسَ الِاسمُ الفسوقُ بعدَالِایمان

۹۲

اک خانۂ ویراں ہے دلِ بے قرآں
قرآں کہ ہے الکتاب بے ریب وگماں
لَا تَتّخِذُوا آیاتِ اللّٰہ ھُزُوا
قرآں ہے ھُدیً لِّلنّاسِ وَالفُرقاں

۹۳

اس میں ہے بیان و تذکرہ ہر شے کا
ہے یہ بنی آدم کے لئے نور و شِفا
سرچشمۂ معرفت ہے قرآنِ حکیم
مَن یَشْرِبْ مِنْہُ لَمْ یظمَا اَبَدا

۹۴

دے حوصلۂ ترکِ فضولِ دنیا
فانی کو بنائے محرمِ رازِ بقا
قرآن ہے عُنصُر المعارف، خالدؔ
یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ داءٍ فِیْکَ.

۹۵

قرآں غزل گوئی پہ غالب آیا
دل اس کے طفیل از سرِ نو زندہ ہوا
قرآں کو ہم ذکر و ضیا کہتے ہیں
ہر عالم و جاہل کا ہے یہ راہ نما

۹۶

تبدیل نہ ہوں کبھی خدا کے کلمات
ہے رُوحِ معانی، تصریفِ آیات
آہنگ جداگانہ ہے مضموں واحد
سب پیغمبر ہیں اولادِ عَلّات

۹۷

یہ ایک اہم نکتہ ہے اے اہلِ نظر!
ہے علم ہی در پردہ حجابِ اکبر!
آنکھیں نہیں دل سینوں میں ہوں نابینا
ہو گیان پر اِپت آپا بِسرا کر!

۹۸

اس باب میں مطمئن ہے دل خالدؔ کا
مل کر رہے لا محالہ مُجرم کو سزا
ٹُٹکی پڑے آخر کرو جو چاہو جتن
کتنا ہی چھپاؤ پاپ اُدّے ہوگا.

۹۹

اَبکار و کواعِب و عُرُبٌ اَترُاب
مغرورِ وسیہ مستِ مئے تندِ شباب
ہوتے ہیں ہلاک زیور و خوشبو سے
ہے حسن بھی منجملۂ اسبابِ عذاب

۱۰۰

لپکا ہے تبرّج کا ، مذاقِ ملعب
جو بات ہے اس کی ، ہے مفیدِ مطلب
ہر شاہدِ رعنائے وطن ہے ، خالدؔ
بلقیس شیَم اور زلیخا مشرب !

۱۰۱

کیا پوچھتے ہو اہلِ وطن کا احوال
عقل ان کی ہے مثلِ عقلِ ربّاتِ حجال
قینات و معازف کے یہ دلدادہ ہیں
اموال و فروج کو سمجھتے ہیں حلال!

۱۰۲

ہے دل کا حرم مہبطِ وحیِ یزداں
ہُوں صاحبِ بُرہانِ کتاب و میزاں
اس بارِ نبوّت کے علاوہ، لیکن
ہوں میں بھی تمہاری ہی طرح اک انساں

۱۰۳

اللہ کے پاس ہے فقط حسنِ ثواب
ہیں بہرِ تعارف اَنساب واَحساب
ہے حُسنِ معاشرت عَیارِ دانش
اے صاحبو! لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَاب

۱۰۴

علم ایسا سمندر نہیں جس کا ساحل
اک ایسی مسافت نہیں جس کی منزل
اے راہ نمایانِ سبیلِ ارشاد!
مَنْ قَالَ اَنَا عَالِمٌ فَھُوَ جَاہِل!

۱۰۵

کرتی ہے ذلیل آرزو دنیا کی
دنیا کو جو ٹھکرائے بنے مستغنی
شب قُوت کو ہر چند ہوں محتاج مگر
بے مزد و معاوضہ کریں کام نبی

۱۰۶

کس کو ہے کعوبت و شماتت سے مفر؛
مُرسل رہیں مطرحِ مطاعن اکثر
پروائے جہاں نہ کر رہِ مولا میں
پوشیدہ ہیں آنکھوں سے مقاماتِ نظر۔

۱۰۷

جو وقت ہے مغتنم ہے غفلت نہ برت
جاتی نہیں رایگاں کسی کی محنت
تضییعِ عمل کا ہے عبث اندیشہ
وُفِّیَتْ کُلُّ نَفْسٍ مَا کَسَبَتْ[۱]

۱۔ عَمِلَتْ

۱۰۸

ہوتے ہیں مُلوک مُفسد و غارت گر
دو ان کو نویدِ: ذُوقُوا مَسَّ سَقَر
اَلمُلْکُ عقیمٌ پہ ہے ایمان مرا
کچھ اس سے نہ پیدا ہو بجز فتنہ و شر

۱۰۹

اخلاص ہے مِہر و قہر سے بے پروا
اس کو نہیں حرص و حاجتِ تاج و عصا
اخلاص میں ہے قوّتِ تاثیر و نفوذ
اخلاص ہے منجملۂ اسرارِ خُدا

۱۱۰

اِنَّ الاَرْضَ تُطوٰی بِالَّیل اے دل!
مَنْ خَافَ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلُ
کر کارِ ثواب میں شتاب و تعجیل
شبدیزِ حیات بادپا ہے غافل!

ہر چند بہ عرصۂ مصافِ آفاق
ہیں ذکر و دعا بھی شاملِ ساز و یراق
ہوتی ہے مگر فتح انھی کی کہ جو ہوں
لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوا کے مصداق

۱۱۲

منظور و مُرادِ حضرتِ پیغمبرؐ
ہے اس کی زباں نطقِ خدائے اکبر
کہتا ہے وہی جو اس کا ہے مرتبہ داں
لَوْ کَانَ نَبِیٌّ بَعْدِی کَانَ عُمَرْ

۱۱۳

فنکار وہی ہے مَنۡ یَّقُصُّ الۡحَقَّ
کرتا نہیں امداد و کمک پر تکیہ
پیمانۂ اخلاص و صداقت، خالد
ہے : لَا اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا

۱۱۴

بیکار ہے تقدیر میں تکرار و جدل
کیا اس نے کیا ہے منعِ تدبیر و عمل؟
کہتا ہے جو "لا قدر" ہے وہ زندیق
قُلۡ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلۡ

۱۱۵

توحید ہے ایماں کا مدار و محوَر
توحید ہے مرکز و مُخِ فکر و نظر
اِنَّ اللّٰہ لَا یغفِرُ اَنْ یُشْرَکَ بِہٖ
لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـهًا آخَر

۱۱۶

جو چیز ہے انسانی، فانی ہے مگر
مَا عِندَ اللّٰہِ باقِ اے ابنِ بشر!
مہمان و مسافر کی طرح صاحبِ سِرّ
کرتا ہے اس آباد خرابے میں بسر

۱۱۷

آغازِ سفر سے مُتشکِّک ہے بشر
مُخبِر بنے جن کو نہیں اپنی بھی خبر
سِرِّ ازلی مُحتجب و مخفی ہے
آثار و مظاہر میں اُلجھ جائے نظر!

۱۱۸

رہتا ہے سدا اس کی زباں پر نعرہ
قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی کا
ہے سچ سے عزیز تر اسے بات کی پچ
اَلْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلاً

۱۱۹

اَلحمدُ لِلّٰہِ علیٰ کُلِّ حال
ہے خوئے تلوّن ہی تو کذبِ احوال
اسلام پہ زندہ رہوں ایماں پہ مروں
یا ربّ! اَلبِرَّ اَبغی لا الخال

۱۲۰

دیّانًا لَا یُسئَلُ عمّا یفعل
کرتا ہے قبول عجز و اخلاص و عمل
ہیں دستِ دعا میں گو مقالیدِ فلاح
کر صبر کہ یُستَجابُ مالم یَعجَل

۱۲۱

انصاف و مساوات ہے حقِّ انساں
قطعِ نظر از عقیدہ و رنگ و زباں
قَدْ خابَ مَن حَمَلَ ظُلْماً برحق
ہے اصل و اساسِ دہر، عدل و احساں

۱۲۲

رہتے ہیں گرفتارِ مَضِیقِ بشری
دنیا کے خداؤں کی خدائی جھوٹی
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ
مخلوق فقیر ہے اور اللہ غنی

۱۲۳

نا تجربہ کاری سے نہ کر خود کو ہلاک
ہیں زُہرہ جبیں دست دراز و بیباک
یوسف کو بھی ہے اَصبُ اِلَیھِنَّ کا ڈر
ہے شاہدِ ترکتاز، پیراہنِ چاک

۱۲۴

کی چھپ کے مگر بات چھپی رہ نہ سکی
قَالَ ھِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ
ہے چاکِ قمیص پاکبازی کا صلہ
کر سوزنِ آہ و اشک سے بخیہ گری

۱۲۵

تصدیق کریں دل سے، زباں سے اقرار
دھل جائے دو آنسوؤں سے سب گرد و غبار
کہ ان سے کہ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ
مایوس نہ ہوں روحِ خدا سے زنہار

۱۲۶

پُر سوز و گداز ہے سحر گہ کی دُعا
دل کو کرے اک ولولۂ تازہ عطا
حِفظاً مِّن کُلِّ شَیطَانٍ مَّارِدٍ
قُرآنُ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا

۱۲۷

کم گفتگو اے جانِ جہاں آہستہ!
اعلان کا محتاج نہیں حرفِ وفا
بہروپیے انداز اڑا لیتے ہیں
لَا تَقصُص رُؤیاکَ علیٰ اِخوَتِکَ

۱۲۸

مجھ سے کہے طیفِ شعر: قُم یا نومان!
دنیا میں ہے تُو چند دنوں کا مہمان
کی تجھ کو عطا میں نے حیاتِ جاوید
مَا کانَ لکَ مِن مُلکٍ وَّ عُرمان

۱۲۹

نازاد و عقیم ہیں گلہ مندِ جمود
ممکن ہے کہ حسن میں نہ ہو ذوقِ نمود؟
رک جائے کسی قوم کی جب نشو ونما
ہو طسمؔ و جدیسؔ کی طرح سے نابود

۱۳۰

ماضی کی نظر گاہ ہے مستقبلِ حال
ہو کیوں نہ تدارک و تلافی کا خیال
اک بات ہے لَاتَاسَ عَلیٰ مَافَاتَ
ڈھلتا ہے نشاطِ کار میں دل کا ملال

۱۳۱

سینے کو کرے تنگ خیالِ زر و مال
بن جائے اِمارت و جبایت جنجال
فن صاحبِ فن کا اینچ لیتا ہے لہو
بیدم کو کہاں طاقتِ حملِ اثقال؟

۱۳۲

مِل جُل کے بنا دیتے ہیں زنّاریِ جاہ
ہر خسروِ خود پرست کو ظلِّ اِلٰہ
لالچ سے اُرپچ کے دل کا ئسَت، جسم کا آنش
کر دیتے ہیں اقدار و عقائد کو تباہ

۱۳۳

لَا یُشْبِعُکَ شَیْءٌ یَا بْنَ آدم!
بتخانۂ آذر ہے ترے دل کا حرم
ہیں کام و دہن روزنِ تلبیس و فتن
اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَعُوْقًا وَّ دَسَمْ

۱۳۴

ہو لعبتِ سادہ کہ نگارِ پُر فن
مجموعۂ شید و شر ہے خضرائے دِمن
آخر وہی افسردگی و اضمحلال
کیا رقصِ شرر سے بڑھ کے ہے رقصِ بدن؟

۱۳۵

اے شوخ و قشنگ مادموزیلِ فرنگ!
مانا کہ ہے دلکشا ترا قامت و رنگ
دیکھے نہیں تُو نے شاہدِ پردہ نشیں
آلنگ پہ آئے ہوئے، جی جامہ سے تنگ؟

۱۳۶

پھرتے ہیں چھماں چھماں بُتِ شنگل و شنگ
جیسے سندربن میں ہرن محوِ شلنگ
مُنہ زور جوانیوں کے نرغے میں نہ آ
ہو جائے لہو لہان دستِ تہِ سنگ!

۱۳۷

اِنَّ قوماً آہ! زَنوا وَانتہکوا

شیطاں نے دکاں کھولی بہر برزن و کو

تقریر نے کردیا عمل کو معزول

ما اُوتِیَ قومٌ الجدلَ اِلّا ضلّوا

۱۳۸

الدُّنیا قد تزیّنت وَ غرّت

دیکھو جسے مبتلائے حرص و شہوت

ہر چیز چلن ہار ہے اس دنیا کی

اے سالکِ مسلکِ ابیقوریّت!

۱۳۹

کر مہر و محبّت سے دلوں کو تسخیر
صحرا کو بنا رشکِ بہشتِ کشمیر
عاقل ہے غَفُور اور جاہل ہے خُتُور
ہے خُوبیِ اختیار، عفوِ تقصیر

۱۴۰

زندہ ہے وہی جو ہے غریقِ حیرت
فارغ ہے وہی جو ہے عدیم الفرصت
ہے طعنہ و تنقیص ثنائے معکُوس
محسودِ خلائق ہو ہر اک ذی نعمت

۱۴۱

پابندِ سخن ہے صاحبِ لوح وقلم
ابلاغ و بلاغ کیا ہے؟ کشفِ مبہم
هَلْ عِنْدَكَ مِنْ خَبَرٍ؟ کا مرسل دے جواب
اَللّٰهُ اَرْسَلَكَ؟ لَا هُمَّ نَعَم!

۱۴۲

احساں کے سوا بھی ہے جزا احساں کی؟
مَالِیَ لَا اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ؟
میثاقِ الست کو میں کیونکر بھولوں؟
ہے مرد وہی جو ہو وَفِیُّ الْاِلِّ!

۱۴۳

كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قوماً كفرُوا
بَعْدَ اِيمَانِهِم؟ سُن اے عبدہ جُو!
ایماں ہے دراصل احتسابِ جاوید
جو دم غافل سو دم کافر یاھُو!

۱۴۴

ہم محض امین ہیں خدا ہے مالک
فِی اللّٰہِ عَزَاءٌ مِنْ کُلِّ ھَالِك
ہیں باقی و مُستدام اعمال فقط
گھبرائے نہ آلامِ سفر سے سالک

۱۴۵

اطمینان و وقار سے کام کرو
دنیا جو خلاف ہوتی ہے ہونے دو
آ ذرش سے جس کو ہو محبّت وہ کہاں
آزردہ مُشتاق و محنِ زیست سے ہو؟

۱۴۶

بے پردہ کرو مَکامنِ قُوّت کو
لیکن حدِ طاقت سے تجاوز نہ کرو
ہے منہجِ اعوجاج ، بربادیِ دل
فِی الْعُمُرِ لَا یَزِیْدُ اِلَّا الْبِرُّ

۱۴۷

وَاقْصِدْ فِی مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ

ہے حق کے علاوہ کُلُّ شَیٍٔ ھَالِكٌ

نیکی ہے سکینت و سکون و تسکیں

عصیاں و خطا : مَاحَاكَ فِی صَدْرِكَ

۱۴۸

لیٹیں کبھی بیٹھیں کبھی نیچے جھانکیں

آئینے میں تھک ہار کے چہرے کو تکیں

لَا تُؤذِیہِ اِنَّہٗ دَخِیلٌ عِندَكَ

حُورانِ جناں زوجۂ مومن سے کہیں

۱۴۹

تفویض کریں محتسبی چوروں کو
کالوں کے حقوق بخش دیں گوروں کو
انسانوں میں بھی ٹڈّی دَل کی طرح
کھا جاتے ہیں زوردار کمزوروں کو

۱۵۰

گاتے ہیں ترانے خوگرِ حمد و ثنا
تھے جتنے اولوا الامر بنے اَن داتا
لَاتَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِنْهُمْ اَحَداً
آوخ! غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا

۱۵۱

شاعر کریں بے حُرمتیِ لوح و قلم
عِلم ان کے بقول ہے ہوا خواہِ عَلَم
باقی ہے امانت نہ حیا باقی ہے
دیں عصمتِ فکر و لفظ کی کس کو قسم؟

۱۵۲

اولاد بھی فتنہ ہے زر و منصب بھی
ڈر اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ
رہ بچ کے ہمیشہ ادنیٰ باتوں سے
برباد کریں مشاغلِ لایعنی!

۱۵۳

کرتے ہیں طلب جُوع و خیانت سے پناہ
قوموں کو کیا کثرتِ عصیاں نے تباہ
ہوتی نہیں فاسق کی مناجات قبول
رستے میں دعا کو روک لیتے ہیں گناہ

۱۵۴

ہوں جادۂ مستقیم پر جن کے قدم
ہنس ہنس کے اٹھاتے ہیں زمانے کے ستم
ہے گرسنگی گرچہ بُری ہمخوابہ
کرتے نہیں مستِ مولا فاقہ کا غم

۱۵۵

جاتے ہوئے عقل کو سلا جاتی ہے
سوئے ہوئے فتنوں کو جگا جاتی ہے
اَلْخَمْرُ مِفتاحُ کُلِّ شَرٍّ
ہر عِرق و عَصَب میں یہ سما جاتی ہے

۱۵۶

غازی ہے وُہ ابتلا میں جو صبر کرے
ہو سینہ سپر حفظِ امانت کے لئے
کہتا ہے رسول: ہے جہادِ افضل
حق کا کَلِمہ سلطانِ جائر سے

۱۵۷

نظروں میں سمائے حُسن، آنکھوں میں کھبے
اچّھوں اچّھوں پر لٹکا چل جائے
لیکن ہیں علیٰ رغمِ حریفاں، طالب
ہم عزّتِ آیندہ و پایندہ کے

۱۵۸

لوگ اوج و امارت کے طلبگار ہوئے
وَیلٌ لِلاُمَناءِ کو بھول گئے
ہم ترک و تبتّل کا سبق لیتے ہیں
درویشِ قرن — اُویس بن عامر سے

۱۵۹

جویا رہے نفس کی رضامندی کے
شہرت ہی کو زندگی کا حاصل سمجھے
کھاتے رہے ہمزوہمسِ شیطاں کا فریب
پورا نہ ہوا حقِ عبادت ہم سے

۱۶۰

ہیں صیدِ زبوں حظوظِ نفسانی کے
غیروں سے ہیں بڑھ کے خبثِ باطن میں سگے
اے بارِ خدا! خالدِ عاجز کو بچا
شیطان کے کارندوں کے ہتھکنڈوں سے

۱۶۱

دُنیا سے بہت برسرِ پیکار رہے
اپنے سے بھڑے لوح و قلم سے اُلجھے
جب تک نہ ملی نگاہِ ابراہیمی
اُٹھّے نہ دل و نفس و نظر کے پردے

۱۶۲

سچ بات سنیں تو آگ تلووں سے لگے
ہے زورِ خودی کون خدا لگتی کہے ؟
بندہ ہوں طلب کرتا ہوں آقا کی پناہ
تقدیرِ بد و شماتتِ اعدا سے

۱۶۳

قُدرت کی یہ دادو ستد، اَللّٰہُ صَمَد!
دے سوزِ دوام کے عوض عمرِ ابد
جو جتنا مُقرّب امتحاں اتنا سخت
اُوذِیتُ فِی اللّٰہ مَالَمْ یُؤذَ اَحَدُ

۱۶۴

دے بے حد و بے حساب جس کو چاہے
جس کو چاہے رضیعِ افلاس کرے
اپنے کسی فعل کا وہ مسئول نہیں
خالی نہ ہو فعل اس کا مگر حکمت سے

۱٦۵

لوگ اپنے ہی مطلب کی ہمیشہ چُن لیں
راضی کریں مُنہ سے دِل سے انکار کریں
جو شاں رہیں سینے میں کمینے کینے
کیوں ان کو نہ جنّات و شیاطین کہیں؟

۱٦٦

عاقل کی اقامتِ مکاں ہو اکثر
جاہل کی سیاحتِ جہاں سے بہتر
قُلْ سِیرُوا فِی الْاَرْض پہ کرتے ہیں عمل
ہم گوشہ نشینِ ہیکلِ فکر و نظر

۱۶۷

ہنگامۂ مجمل و مفصل کیا ہے؟
کلمہ کی جگہ تابعِ مہمل کیا ہے؟
قرآن اگر کلامِ ربّی ہے تو پھر
یہ ناسخ و منسوخ و مُاوّل کیا ہے؟

۱۶۸

کہ ان سے کہ ہیں جن کے مشاغل منفی
ہو تم تو غُثآءٌ کغُثَاءِ السَّیلِ
مَایَنفَعُ النّاس فیمکُثُ فِی الْاَرض
بنیاد کبھی شر کی کھڑی رہ نہ سکی

۱۶۹

عاجز ہے زباں، قاصر و معذور قلم
اظہار میں آتی نہیں کیفیتِ غم
عارف اسے رُوح کی غذا کہتے ہیں
قرآں کا ہے کلمۂ آغاز، المٓ[1]

[1] الٓمٓ

۱۷۰

حاصل کا ہے گاہے، گہے لاحاصل کا
موجوں کا تلاطم ہے، سکوں ساحل کا
غم رُوح کا اندوہ ربا نغمہ ہے
غم سرمدی آہنگ ہے سازِ دل کا

۱۷۱

اربابِ ہوس ہیں للخیرِ مناع
کھل کر کریں سرپرستیِ خمر و سماع
اندرِ نو ادب ـــــ زیغ و ضلال و تلبیس
استصواب و صلاح ـــــ تزویر و خداع

۱۷۲

رسم و رہِ ارضِ زندگاں کیا ہے یہی؟
مدہوشی و بوالفضولی و بوالعجبی؟
ایثار کا دیں قوم کو جو درس وہی
پیشہ کریں بے ضمیری و لابہ گری

۱۷۳

کیوں ذات و صفات کو جدا کہتے ہو؟
مخلوقِ خدا کو ناسزا کہتے ہو؟
ہے موجِ ہوا مِن نَفَسِ الرحمان
تم لوگ عبث اس کو بُرا کہتے ہو

۱۷۴

تم ناؤ خدا کو ناخدا کہتے ہو
آوازِ شکست کو نوا کہتے ہو
مرغوب ہے صنعتِ تضاد و اضداد
ہر فعلِ عبث پہ مرحبا کہتے ہو

۱۷۵

کم کھانا ، کم سونا ، اکثر رونا
اکسیر ہے مٹی کو بنا دے سونا
کُلُّ بَنی آدمَ خَطَّاءٌ ، پر
خَیرُالخَطَّابِینَ ، التَّوَّابُونَ

۱۷۶

جُہّال ہیں عابد اور عالم فُسّاق
دربارِ حرام پور ہیں قصرو رواق
تکریمِ امانات نہ تحریمِ فروج
دوان کو بشارتِ حمیم و غسّاق!

١٧٧

حق نے جسے بخشا ہے مقامِ محمود
مخدومِ زمانہ ، محفوُد و محشوُد
مَا اَدرِی مَا یُفعَلُ بی کہتا ہے
وہ ابنِ ابی قُثَمؓ پڑھیں جس پہ درُود

١٧٨

طاری ہو کوئی غم تو کریں ذکرِ خدا
فَاللّٰہُ ھُوَ الوَلِیُّ یُحیِی المَوتیٰ
تکمیلِ مقاصد میں ہیں کوشاں دن رات
جلدی نہیں مرنے کی ، بقولِ اسماءؓ[1]

[1] بنت ابی بکرؓ ـــ ذات النطاقین

۱۷۹

فی الجملہ نہیں سوختنیٔ رسم و رواج
بنتا ہے انہی سے تو ثقافت کا مزاج
ہوں داخلی انتشار سے قومیں تباہ
تنظیم ہے تو سماج ہے ورنہ تزاج

۱۸۰

سوگند کا محتاج نہ ہو عہد وفا
طرفین کے دل میں ہو اگر خوفِ خدا
اے ہمدمو! اَصْدِقُوا اِذَا اَحْدَثْتُمْ
خیر و شر کا حساب دینا ہو گا

۱۸۱

دیکھے ہیں مُریب و مُذبذب اربابِ سُخن
اِک جام پہ بیچ دیں جو ناموس وطن
دل خود غرض، آرام طلب، عیش پسند
کرتی ہے زباں تذکرۂ دار و رسن

۱۸۲

اِک بار جو کہ دو اس کے پابند رہو
سہنی پڑے تکلیف بھی اس میں تو سہو
کرتے ہیں جواں مردِ چمن کا پالن
کذّاب و دروغ گو کو نامرد کہو

۱۸۳

اے اہلِ زباں اِذَا وَعَدتُمْ اَوْفُوا!
کہہ کے جو مُکر جائے وہ ہیزو ترسو
ہوتے ہیں علی الدّوام سادات و کرام
مُوفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عَاھَدُوا

۱۸۴

لکھ تذکرۂ بوالہوسی ہائے جہاں
قرطاس پہ کھینچ اَلفِ لیلیٰ کا سماں
بغداد کی پُرفسوں شبوں میں کیسے
زنبیل نے ماموں سے ملائی بوراں!

۱۸۵

تخلیق ہے خوابِ اضطراب و حسرت
اندوہ و غم و سعی و سرور و لذّت
اس دارِ مکافات و محن میں دیکھی
محنت — آبِستنی، ستر دن راحت

۱۸۶

نقّاد و ادیب ہیں مُترجِم، ناقل
ہیں خوردہ فروشِ جہل — عالم، عاقل
تلپٹ ہوا اس طرح نظامِ اقدار
سُحبان کی فصاحت بنی ژاژِ باقل

۱۸۷

اے صاحبِ برہان و کتاب و میزاں!
خودبین و خدابیں کو غم و خوف کہاں
محروم ہوں جو حقِ یقیں سے وہی لوگ
ڈھونڈیں کنفِ عاطفتِ اہلِ جہاں

۱۸۸

چالیس برس کے بعد یہ عقدہ کھلا
ہے ردِّ قدر - عزیمت و سعی و دعا
کہتا ہے یہ وہ شخص کہ ہے رمز شناس
جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ کا

۱۸۹

اے جانِ جہاں ! داغِ دلِ مشتاقاں !
میں بندۂ پیماں ہوں غلامِ احساں
سر دیں مگر اربابِ وفا دیں نہ بھرم
ہے اس پہ گواہ قصۂ عاقل خاں

۱۹۰

ہیں خوار و ذلیل صاحبِ علم و قلم
لذّاتِ جہاں ہیں قسمتِ سیف و علَم
عاجز ہیں اگرچہ فہم سے قلب و نظر
سر حکمِ قضا شیم کے آگے کریں خم

۱۹۱

جز تیرے مرا کوئی خداوند نہیں
اَشۡتَاقُ اِلٰی قُربِكَ فِی الۡمُشۡتَاقِیۡن
کرتا ہے طلب علم و عمل کی توفیق
یہ عبدِ ضعیف و مسکین و مسکیں!

۱۹۲

نفس انساں کو بدی پہ اُکساتا ہے
شیطان ولی کے بھیس میں آتا ہے
طاری رہے قبض و بسط کی کیفیت
دل ایک ہی جھٹکے میں اُلٹ جاتا ہے

۱۹۳

ہاتھوں کی لکیروں کے نہ چکر میں پڑو
تاروں کو چراغِ رہ منزل سمجھو
تقدیر کا راز، رازِ سربستہ ہے
مَا یَعْلَمُ مَا فِی غَدٍ اِلَّا اللّٰہُ،

۱۹۴

رَبَّ النَّاسِ، اَذْھِبِ الْبَاسَ اِشْفِ
اِسْتُرْ عَوْرَاتِی، آمِنْ رَوْعَاتِی
کرتا ہے طلب یہ بینوا تیری پناہ
مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ،

۱۹۵

خالد کو نہیں دولت و ثروت کی طلب
دِل کو کرے مُردہ بادۂ عیش و طرب
اَخرِجْ مَا فِی صَدْرِہٖ مِنْ غِلٍّ
عرفانِ جوامعُ الکلِم دے یا رب!

۱۹۶

مَا شِئْتَ فَخُذْ اَنْتَ وَ دَعْ مَا شِئْتَ
اِک سمت اباحیّت اِک سمت رضا
مردُود ہو شیطان کا منظورِ نظر
محبُوبِ خلائق بنے مقبولِ خدا

۱۹۷

مانا کہ وہ بالطبع وفادار نہ تھی
کچھ قول و قسم کی شرم ہی کی ہوتی
اس وعدہ فراموش سے یہ کہہ دینا
اے بانکی نار ہم سے بھی چربانکی!

۱۹۸

رُخ میری طرف اس کا نظر اور کہیں
ہو کیسے دلِ ستم زدہ کی تسکیں؟
اے عشقِ بلا انگیز اتنا تو بتا
کیا دہر میں حسُن عہد کی رسم نہیں؟

۱۹۹

کب تک کوئی خونِ دل سے تحریر کرے
افسانے ستمگروں کی بد عہدی کے
ہے دوستی و خیر سگالی بھی فریب
رفتہ کے فغاں سنج، ڈر آئندہ سے

۲۰۰

کیوں دیتے ہو بیکار اُلہنا مجھ کو
جی بھر کے ارے ظالمو! رو لینے دو
جو عہد ترے سامنے اس نے باندھے
کیا یاد ہیں اے برفِ کلیمن جارو؟

۲۰۱

اے سہل طلب، عہد فراموش ، نگار!
ازما تو کنوں چشمِ مدارات مدار
ازبسکہ ہے قطعِ رشتۂ شوق کے بعد
تجدیدِ مراسمِ محبّت، دُشوار

۲۰۲

روشن تھی کبھی آگ، اب اُٹھتا ہے دھواں
خاکسترِ پُرسوز ہیں دل باختگاں
دن چاک کی گردش، رات آوے کی تپش
دُنیا ہے کہ یا کارگہِ کوزہ گراں؟

۲۰۳

ہے مسلکِ دیرینۂ شمشاد قداں
آزار و اذیّتِ جگر سوختگاں
اقلیمِ شباب کے شہنشاہ ، مگر
دیں ان کی زرِ داغِ دلِ خوں افشاں

۲۰۴

ہر شاخِ نشیمن تھی شگفتہ گُل گُل
ہر چشمہ نظر گاہِ غدیرِ جُلجُل
تھی گلبدنی کی سیمیا کی سی نمود
خاک آنکھوں میں جھونکتے ہیں بُت دیتے ہیں جُل

۲۰۵

اب کس کو کہیں ہمدم و ہمراز و حبیب؟
رکھا جسے مدّتوں رگِ جاں سے قریب
سرگرم اختلاط و آمیزش ہے
وہ شاہدِ طنّاز بہ آغوشِ رقیب

۲۰۶

کہتا تھا جو رو رو کے مری جان نہ جا!
کس کو ہے ترے فراق میں صبر و عزا
اب سامنے آنے سے بھی کتراتا ہے
ماضی کا ہر اک واقعہ بھولا بِسرا

۲۰۷

انساں کے حقوق کا محافظ ہے خدا
احساں کی جزا، جُرم کی دیتا ہے سزا
مُحسن کا لہو بڑھائے تحسین و سپاس
مقتُول کے ساتھ نکلے دم قاتل کا

۲۰۸

اُٹھ جائے گر اک بار حجابِ من و تُو
تسکین و نوازش کے ہزاروں پہلو
نازل ہو بہشت سے دل زندہ کا رزق
یَرْزُقُہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ

۲۰۹

اَلْمُومِنُ کَیِّسٌ ، فَطِنٌ ، وَقَّاف
ہے اس کا شعار اعتدال و انصاف
دے مشورہ بے شائبۂ نفسانی
ہو ظاہر و باطن آئنہ سا شفّاف

۲۱۰

تُو مُشرک و خائن ، مَیں امین و مومن
احوال و ظروف کا تفاوت بیّن
ہر شخص کا ہے ایک مقامِ معلوم
اَنْتَ فِی حَالٍ وَّانَا فِی حَالٍ

۲۱۱

الہامِ مسیلمہ پہ بولے مومن
اِنَّ ھٰذا لَم یَخرُج مِنَ اِلٍّ،
جویائے دفینہ! اُحرُثُوا القُرآنَ
لَیسَ مِنہُ اِلاَّ شافٍ کافٍ

۲۱۲

اے خلوت و جلوت میں پیمبرؐ کے رفیق
تجھ سا نہ ہُوا کوئی شناسائے طریق
اے ابنِ ابی قحافہ، اے شیخِ جلیل
ہے تو ہی ابوبکرؓ و عتیق و صدیق!

۲۱۳

اے فجر کے نورِ نظر اے نجم سحر!
سورج کے پجاریوں کی ہے تجھ پہ نظر
مشکل ہے تصوّرِ خدائے واحد
بالطبع صنم پرست ہے ابنِ بشر

۲۱۴

کیوں کارِ جہاں پہ ہے تجھے حیرانی
کر دفترِ ماضی کی ورق گردانی
اربابِ ہوس کے لئے ملکِ محمود
اخلاص کی تِلک، خرقۂ خرقانی

۲۱۵

بادل کی طرح کشت و خیاباں پہ برس
غنچے کی طرح قطرۂ شبنم کو ترس
واماندگیِ شوق ہے دامِ تزویر
کاشانۂ جاناں بدن افشارِ قفس

۲۱۶

کر اخذِ عسل گلوں سے مانندِ مگس
رکھتی ہے قناعت اثرِ بنگ و چرس
تحسینِ دروغیں ہی تو ہے برگِ حشیش
ہے دشمنِ فن شہرتِ کاذب کی ہوس

۲۱۷

الدّنیا یومٌ ولنا فیھا صوم
اے ماہ! غبورانِ شب و لذّتِ نوم؟
رہتا ہے زباں پر اُخیّتی یا ربّی!
گہ فکرِ زمانہ، گہ غمِ کشور و قوم

۲۱۸

ہے گرچہ حیاتِ نو کا پیغام قصاص
ہے عفو مگر نسخۂ امن و اینا س
تصویرِ شجاعت و جلادت بن کر
مانگو غضب و رضا میں قولِ اخلاص

۲۱۹

اندوہ و غم و یاس نہ پھٹکیں کبھی پاس
شاداب رہیں جذبہ و فکر و احساس
گر سانس رُکے سینے میں تا دیر، کہ ہے
اکسیرِ حیات و حُسن، حفظِ انفاس!

۲۲۰

شایانِ خدائے پاک ہے حمد و سپاس
بالا ز خیال و برتر از وہم و قیاس
آقا کو اِزارِ کبریائی زیبا
ہے خلعتِ بندگی، خلوص و اخلاص

۲۲۱

آزر سے براہیم رہے محوِ ستیز
فرہاد کو ناکام بنائے پرویز
ہر دور کا ہے سامری و گوسالہ
ہر دور میں ہے فتنۂ کجدار و مریز!

۲۲۲

اِبنُ آدمُ بقولُ حالی! حالی!
ڈرتا ہُوں یہ خواہش اسے لے ڈوبے گی
واضح، بیّن، ظاہر، لائح، بادی
ثابت ہے ہلاکت آفرینی زر کی.

۲۲۳

پر خاش مجھے کسی سے حاشَ لِلّٰہ
سُن اِنّی لَا اَقُولُ اِلَّا حَقّا!
کتمانِ شہادت کو سمجھتا ہوُں گناہ
لکھتا ہوُں صریرِ کلک کو بانگِ درا

۲۲۴

دُنیا میں جہاں دیکھو وہاں غم غم غم
ہر شخص کے ہے وردِ زباں غم غم غم
اس زہر کو مشکل ہے پچانا، لیکن
تخلیق کی ہے رُوحِ رواں غم غم غم

۲۲۵

دل ہے ہدفِ ہوا جسِ نفسانی
آماج گہِ وساوسِ شیطانی
اِک عمر گزرنے پہ ہوا یہ عرفان
اِنَّ الشَّیطانَ ذِئبُ الاِنسان

۲۲۶

رنگیں ہے ہوس کی سلسلہ جنبانی
پُرکیف ہے آشفتگی و نادانی
اَشباح و صُوَر میں آنکھ اُلجھ جاتی ہے
ہے جذب کی راہ ذوقی و وجدانی

۲۲۷

ابلاس کا ثمرہ بے سروسامانی
انکار کا تحفہ سوزشِ پنہانی
حیران و سراسیمہ رہے بہرِ معاش
سُن مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحمان

۲۲۸

ہیں از بسکہ حریص و طامع انسان
آجاتے ہیں نادان پُچارے میں بدان
لیکن جو خُداشناس ہیں اے شیطان!
سُن لے! لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَان

۲۲۹

وَاکربَ اَبَتَاہ ! سنا تو بولے

لَاکربَ علیٰ أبِیکِ بَعدَ الیَومِ

پرواز کرے رُوحِ مُحَمَّدؐ، خالد

اَللّٰھُمَّ الرَّفِیقَ الْاَعلیٰ ! کہہ کے

۲۳۰

ہے آنی و فانی کششِ جسمانی

تابندہ رہیں شمائلِ رُوحانی

اے اُمّتِ قائمہ علیٰ اَمرِ اللہ

ہے دل کا قوام، قُوّتِ ایمانی

دل میں ہو کجی جن کے وہ بعدَ الایمان
پیہم یتدارؤن فی القرآن
اے منہمکانِ شقوتِ وکفر وشقاق!
دے دل کو فقط ذکرِ خدا اطمینان

۲۳۲

انَّ اَصحابَ الجدِّ محبوسون
ہر دم کریں رُول رُول: نحن محرومون
گھُٹّی میں پڑی ہے ان کے بدرفتاری
ملعون یخونون ولا یومنون

۲۳۳

ہے اس کے تصوّر سے تخیّل قاصر
جو اس کو نہ مانے وہ صریحًا کافر
حاضر ہے مگر رہتا ہے غائب کیطرح
راتوں کو پکارے: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟

۲۳۴

ذرّے کا ظہور از سما تا بہ سمک
بے پر کی اُڑان از زمیں تا بہ فلک
طُولُ الْأَمَلِ يُنْسِي الْآخِرَةَ، سچ
اَللّٰهُمَّ لَا تُؤْمِنِّي مَكْرَكَ!

۲۳۵

ہیں پردہ نشیں مُتّخِذاتِ اَخْدان
حیلے ہیں بہت دل ہو اگر بے ایمان
شوہر سے کہاں خوفِ نشوز و اعراض
قوّام نہ مانیں مرد کو مان نہ مان!

۲۳۶

لگتا ہے عجیب آج کتنا یہ سُخن
نَحْنُ مَقْصُوْرَاتٌ مَحْصُوْرَاتٌ
اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خیرا، تسلیم
ہے لیکن مِنْهُنَّ غُلٌّ قَمِلٌ

۲۳۷

اے دیدہ ورو! مقرّرو! نغمہ گرو!
جو سچ ہو وہی زبان و خامہ سے کہو
ہمعصروں میں کٹی چھنی رہتی ہے
جھگڑوں پہ تعلّقات القط نہ کرو

۲۳۸

سادہ نہیں دل، ہے صاحبِ فہم و شعور
اس پر ہے عیاں ہر ایک سِرِّ مستور
کہتا ہے یہ پرُ سوار تھی کو اوتار
اور آپ سوار تھی سے رہتا ہے نفور

۲۳۹

اللکنتُ حُکمٌ کے فوائد ہیں عیاں
ابلاغِ معانی نہیں محتاجِ بیاں
رحمت ہے یہ بندشِ زباں بھی خالدؔ
ہوتی ہے ورائے قلب عاقل کی زباں

۲۴۰

شاید کہ ہے جذبۂ محبّت ابھی خام
پھرتا ہے زباں پہ لب پہ آتا نہیں نام
ناداں ہے یہ لکنت ہی دلیلِ عرفاں
جب عقل تمام ہو تو گھٹ جائے کلام

۲۴۱

سُونی ہے دُکان معنیِ نادر کی
مستفسرِ احوال نہیں ہے کوئی
ابنائے جہاں سے دل شکستہ فنکار
کہتا ہے: اَلا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّی؟

۲۴۲

سُن! رُوحُ الْقُدُسِ نَفَثَ فِی رُوعی
خواہانِ عوض ہوں نہ اُولُو الْعَزم کبھی
شوریدہ مزاج و خیرہ سر ہوں لیکن
اَلْحَمْدُ اَنَا غَیْرَ مُوَدِّعٍ رَبِّیْ!

۲۴۳

دل خانقہِ شرکِ خفی ، ذکرِ جلی
ہے یا ربّی ! یا ربّی ! یا ربّی
جب تک کہ رگ و پے میں نہ اُترے ظن و ریغ
اَلْاِیمانُ مَا وَقَرَ فِی الْقَلْبِ

۲۴۴

ہے خائب و خاسر مَنْ لَمْ یُوْمن بِی
مَنْ عَمِلَ صالِحًا فَلِنَفْسِہٖ
لوگ اکثر اتّباعِ ظن کرتے ہیں
اِنّی لَعَلیٰ بَیِّنَۃٍ مِنْ رَّبِّی !

۲۴۵

جب تک نہ کرد خود کو فروخت، امرِ محال
ادراکِ امانی و بلوغِ آمال !
کیا اس سے بھی پست تر کوئی پستی ہے؟
کیا اس سے فروتر متصوّر ہے زوال؟

۲۴۶

یہ دورِ پُر آشوب ہے دورِ دجّال
ہر قدرِ عزیز ہے ذلیل و پامال
جو چاند ستاروں سے بھی چھپتے تھے وہ آج
پھرتے ہیں برہنہ سینہ با غنج و دلال

۲۴۷

بندے کو ہوس ہوئی خداوندی کی
پڑتی نہیں کل اسے کسی پہلو بھی
صانع ہُوا اپنی دستکاری کا اسیر
یہ بے تدبیری ہے کہ بے توفیقی!

۲۴۸

ہے مال ہی فتنہ ملّتِ بیضا کا
یہ فتنہ ہی اک دن اسے لے ڈوبے گا
مسحُور و مسخّر نظر آتے ہیں غریب
بندوں پہ کرم کر اے کریم الکُرما!

۲۴۹

ہے شانِ ہنر رحیمی و رزّاقی
پیاسوں کو پلائے سوختہ لب ساقی
باوصفِ محبّتِ وطن ہوتا ہے
فنکار کا نُقطۂ نظر آفاقی

۲۵۰

گو میں ظاہر، باطن، اوّل، آخر
شاعر ہُوں سب اصنافِ سخن پر قادر
ہے بیشتر اشعار کا مضمُون مگر
مصداقِ: وَماھُوَ بقولِ شاعر!

۲۵۱

ہر شخص نہیں بہرہ ورِ فکر و خیال
دُنیا میں دل و دیدۂ بینا کا ہے کال
ادراکِ معانی ہے بقدرِ ہمّت
لِلنّاسِ یَضرِبُ اللہُ الامثال

۲۵۲

ذرّے میں نہاں ہے مہرِ تاباں کا جلال
ہے حرف میں بند دیوِ شہ زورِ خیال
ڈال ان پہ نظر بچشمِ معنی نگہاں
اِیّاکَ وَمُحقَّراتِ الاَعمال !

۲۵۳

بے ذوقِ یقیں ہے زندقہ۔ استدلال
ہم رُوپ کو حال لکھّیں بہرُوپ کو قال
ہوتا ہے سُبک مُدّعیِ بے بُرہان
ہو لاف و گزاف و لاغ مُنتج بہ ملال

۲۵۴

اَلمُلکُ فی صِغارِکُمُ ——— بدمستی
اَلعِلمُ فی رُذالَتِکُمُ ——— پستی
اَلحِرصُ علےٰ المال ——— تمنّائے محال
اَلحِرصُ علےٰ العُمُر ——— فریبِ ہستی

۲۵۵

وہ شعر تھا مرغوبِ رسولِ عربیؐ
جس میں نہ ہو آمیزش شرک و شر کی
آتا ہے اُمیّہ بنؓ ابی الصّلت پہ رشک
قال ھُوَ[3] عِندَ کُلِّ بیتٍ: اِیہٍ!

۲۵۶

شک اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمًا میں کہاں
ہے شاعری معراجِ کمالِ انساں
اعلانِ براءت امرؤ القیس سے ہے
مطلوب ہیں کعب بنؓ زُہیر و حسّاں!

۲۵۷

شاعر ہے رفیق و رہنمائے انساں
افکار پہ الہام کا کرتا ہے گماں
جادو برحق کرنے والا کافر
جو سحرِ حلال ہے وہ ہے سحر بیاں!

۲۵۸

لازم ہے تحفظِ حروف و انفاس
جولاں رہے تا فکر، توانا احساس
سختی کی گرہ ناخنِ تدبیر سے کھول
دانتوں سے پکڑ حبلِ متینِ اخلاص!

۲۵۹

مَن کان یُرِیدُ حرثَ الدُّنیا ، جا
دے اس کو پیام نُوتِہٖ مِنہا کا
ہے شرمِ خدا و خلق ایماں کی اساس
اِذلم تستحیِ فاصنع ما شئتَ !

۲۶۰

ہیں اس کی توجّہ کے عمومی پہلو
اعجاز ، کرامات ، کرشمہ ، جادُو
اِن یمسسک اللہُ بِضُرٍ اے دِل !
حاشا لاَ کاشِفَ لہٗ اِلاّ ہُو !

۲۶۱

قالَ : رَبِّ اغفِرلی وَھَب لی مُلکا
سُن مژدہ : قَدِ استجِبتُ مِن عبدی کا
ہے شرطِ قبولیت مگر استعداد
اپنے کو بنا مستحقِ فضل و عطا

۲۶۲

ایمان ہے استقامت و استقلال
تلوین و تلوّن — اختلالِ احوال
ہیں لیت ولعلّ تسویلاتُ الشیّطان
کرتے نہیں اربابِ عمل قال مقال

۲۶۳

قرآن پڑھا حلق سے آگے نہ بڑھا
بدنام کیا نام مسلمانی کا!
فَالْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ،
فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا

۲۶۴

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ
خوش ہو کہ پھلے پھولے گی اس کی کھیتی
بے شک ہے صراطِ مستقیم فرقاں
شہراہ نجات و شرف و عزت کی!

۲۶۵

ترغیب دے گر حرص و ہوا کی کوئی

قُل کُلُّ ھَوًی شاطِنٍ فِی النّار

ہے خشیتِ حق حُسنِ عمل کی بنیاد

مَنْ خافَ مقامَ رَبّہٖ فَھُوَ ولی

۲۶۶

بیدار ہو جن عارفوں کے دل کی نگاہ

ذکّار و حلیم ہوں منیب و اوّاہ

جھکتی نہیں گردن ان کی شاہوں کے حضور

ھُمْ لَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہ

۲۶۷

انساں ہے جبلتاً حریصِ زر و جاہ
رہتی ہے طبیعت اس کی مائل بہ گناہ
آرام سے بیٹھنے نہ دے خود غرضی
بے کل رہے خود بھی، کرے اوروں کو تباہ

۲۶۸

حق گوئی سے درماندہ و عاجز ہیں لوگ
شاہوں کی دراز دستیوں کو سہیں لوگ
اپنے کو کریں ژرف نگاہوں میں شمار
لیکن عملاً ہوا کے رُخ پر بہیں لوگ

۲۶۹

کہتے ہیں ملاقات پہ وہ عشق اللہ
کرتے ہیں زمانِ نامساعد سے نباہ
وہ لوگ جو تقدیرِ امم کو بدلیں
ہوں دیدہ ور و خود نگر و خود آگاہ

۲۷۰

اے ظالم و کذّاب و اثیم و خائن
اِنَّ الظَّن لا یُغنِی عَن شَیءٍ
اجر اس کا قیامت کو ملے گا لیکن
ہے دل کا سکوں عاجل بُشریٰ المؤمن

۲۷۱

دلِ نغمۂ پُرسوز کا کرتا ہے الاپ

دھرتی سے جب آکاش کا ہوتا ہے ملاپ

شب تاب شفق کے جھٹپٹے ہیں اکثر

ہم سُنتے ہیں اَپسراؤں کے پاؤں کی چاپ

۲۷۲

یاد آتی ہے تو دل میں تپک اُٹھتی ہے

بھُوبل میں دبی آگ، دہک اُٹھتی ہے

خوشبُو سے گرانبار ہوا گت ناچے

لُوبان سُلگتا ہے مہک اُٹھتی ہے

۲۷۳

ہے ظلم و بدی سے ہر سمجھوتہ پاپ
سوراج کی خاطر سہتے ہیں سنتاپ
ہم شاہ سواروں کی سواری کے لئے
یا رخش ہو یا چیتکِ رانا پرتاپ

۲۷۴

انجام دے کیسے خدمتِ فنکاری؟
واقف نہیں چھند شاستر سے بھی کوی
ہے اہلِ سیاست کا ادب پر قبضہ
چوروں کی نگری ہے خدا کی بستی

۲۷۵

ہیں اہلِ ہوس پیکرِ عدوان و عناد
بحث ان کا وتیرہ، مشغلہ ان کا فساد
ہے بغض و حسد ان کی زباں سے ظاہر
سینوں میں جو مخفی ہے کہیں اس سے زیاد

۲۷۶

اِستَفتِ قَلبَكَ، اِستَدِقِ الدُّنیا!
دُنیا کا تو قاعدہ ہے تدلیس و دغا
کرتی نہیں قولِ بے ریا کو برداشت
رہتی ہے ہمیشہ دشمنِ اہلِ وفا!

۲۷۷

جس جانِ جہاں کی تھی زمانے کو تلاش
مقتولِ "پس و پیش" ہے مصلوبِ معاش
ہیں عزم کی لاشوں کے دو رویہ انبار
از چوکِ "اگر" تا بہ عزاخانۂ "کاش"

۲۷۸

جس کو چاہے نور و ہدایت بخشے
جس کو چاہے ضریرو گمراہ کرے
یہ سِرِّ نہاں جبر و رضا کا ہے عیاں
لَاتَهْدِی اِنَّكَ مَنْ اَحْبَبْتَ سے

۲۷۹

کرتا ہے ابا نکاح سے ذوقِ سفاح
نکبت کو پکارتا ہے بہبود و فلاح
مجبور ہوں لَا اَملِکُ اِلّا نَفسی
کیا ذکرِ جہاں، ہے مشکل اپنی اصلاح

۲۸۰

ہر دور میں لوگوں نے رسولوں سے کہا:
مَا اَنتُمْ اِلّا بَشَرٌ مِثلُنَا
اُٹھتا ہے کہاں بارِ نبوّت، جب تک
غوغائے رقیباں کی کرے دل پروا؟

۲۸۱

دیں اہلِ وطن کو درسِ حُبّ الوطنی
درپردہ وطن کی جو کریں بیخ کنی
اِخوانِ صفا کے محتسب اہلِ ریا
یہ پستی یہ بلندی اللّٰہُ غنی!

۲۸۲

مامُور مِنَ اللّٰہ بنے ہر آمر
ادراکِ مقاماتِ بشر سے قاصر
افکار و خیالات کا گھونٹے وہ گلا
سچ کا کرے قتلِ عام مثلِ نادر

۲۸۳

آزادیِ رائے سے تعرّض نہ کریں؟

کیا اپنے ہاتھوں قبر اپنی کھودیں؟

دشمن ہوں ادیبوں کے سیاسی جابر

برداشت کا مادہ کہاں طاقت ہیں؟

۲۸۴

دُنیا سے رہے دست و گریباں، فنکار

اغیار سے ناراحت و خود سے بیزار

ہو گوشۂ انزوا میں آخر کو مقیم

ہے دل کی حضوری ہی دوامِ اظہار!

۲۸۵

ہے دختِ گنہ ــــ بئسَ الرِّفدُ المرفود

ہے قعرِ سقر ــــ بئسَ الوِردُ المورُود

مطلُوب ہے گر تجھ کو فلاحِ دارین

بن بندۂ شاہدؔ و شہیدؔ و مشہودؔ

۲۸۶

صُورت کے طلسم میں ہے سرگرداں

ہے محرمِ معنیٔ مکنونہ کہاں؟

انساں کی سرشت میں ہے اُلفتِ بُت کی

اوجھل ہے نگاہوں سے مقامِ یزداں

۲۸۷

دُشوار ہے اعتراف، آساں انکار
سر پر حسد و بُغض کی لٹکے تلوار
ہے دشمنِ ہر محمّدؐ ابنِ قاسم
ہر داہر و حجّاج، بہ ہر دور و دیار

۲۸۸

ہر شخص کا ہے دائرۂ کار جُدا
مبنی بہ تنوّع ہے نظامِ دُنیا
گر خضرؑ ہو ناراض تو موسیٰؑ کی طرح
کہہ: لَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرًا

۲۸۹

رہتا ہے غمِ کثرت و قلّت لاحق
ہر آن یہ نادان ہیں راتق فاتق
ہاں فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ
ہے خلقِ خدا کی اکثریّت، فاسق

۲۹۰

مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ کو
معیار و محکِّ تقویٰ دل سمجھو
پیچھے نہ ہٹیں موت کے حوضوں سے کبھی
آگے جنہیں فردوس نظر آتا ہو

۲۹۱

ہیں عابدِ شیطان ــــ عبادُ الرّحمان

پہچانیں نہ اپنے نفع و ضر کو نادان

شیطان کی صحبت سے بنا حیواں، گو

فی اَحسَنِ تقویم خَلَقنَا الاِنساں!

۲۹۲

اسرارِ دروں سے اسے آگاہ کیا

تاویلِ احادیث کا ملکہ بخشا

کم ظرف پرائی چیز پر اترائے

عَلَّمنٰاہُ مِن لَدُنَّا عِلمَا

۲۹۳

کیا لہو و لعب ہے یہ حیاتِ دُنیا؟

کب تیری نگاہوں سے حجاب اُٹھے گا؟

اے وائے وہ دن جب تو کہے گا افسوس!

لَمْ اُشْرِكْ يٰلَيْتَ بِرَبِّيٓ اَحَدًا

۲۹۴

رکھ رازِ بقا پہ نظر اے قلبِ حزیں!

لذّت زنجیرِ پا نہ بن جائے کہیں

اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ، لیکن

اس موت کے بعد پھر کوئی موت نہیں!

۲۹۵

خواہش کرے آدمی کو رُسوا و تباہ
رکھتا ہے رُخِ نکو سے کد قلبِ سیاہ
تم جس کو چھپاتے ہو چھپا رہ نہ سکے
پاپوشِ ابوالقاسم ہے بارِ گناہ

۲۹۶

اے دل! مُتدیّن کے بتولے میں نہ آ
ہے ریشِ درازمیں بڑا اقاف چھپا
سینے میں ہے سومنات، لیکن لب پر
اللہُ اعلیٰ وَ اجَلُّ کا نعرہ!

۲۹۷

مشہور ہے ہونٹوں نکلی کوٹھوں چڑھی

لازم ہے نگہبانیِ بنتُ الشّفہ

کہتے ہیں لِکُلِّ سِرٍّ مُّستودع

پس ہر کس و ناکس سے نہ کہہ رازِ دلی!

۲۹۸

شاعر ہیں عزیزِ خاطرِ اہلِ دوَل!

ہو گرم دماغ تو کھلے دل کا کنول

ہے جن کو مگر عزّتِ سادات عزیز

کرتے ہیں اِذا فرغتَ فانصب پہ عمل

کرتے ہیں عطاءِ زر سے تالیفِ قلوب
جو سجدۂ درشن نہ کرے وہ مغضوب
عزّت سے جو عاری ہے معزّز ہے وہی
جو سفلہ مزاج ہے مشیر و مندوب

۳۰۰

ابداعِ معانی ہے نہ حُسنِ اسلوب
کر لی ہوسِ زر نے فطانت مسلوب
آزادیِ افکار کا خورشید ہوا
مغرب سے طلوع ہو کے مشرق میں غروب

۳۰۱

ہے علم کی دولت سے تجارت مطلوب
لکھتے ہیں کتاب کی بجائے مکتوب
قرآن کو بیچتے ہیں اہلِ قرآں
کرتے ہیں مسیحا کو مسیحی مصلوب

۳۰۲

جبّار کو خوار بنائے اسلام
دے ضبط و تحمّل کا اسے یوں پیغام:
اے لذّتِ انتقام کے متوالے!
ہے عذر نیوشی بھی ز عاداتِ کرام

۳۰۳

مصداقِ یخوضون ولایتمنون

ہے ملتِ اسلامیہ قومِ خصمون

انکار ہے ان کو امرہم شوریٰ سے

دِل جاہ طلب ہے یمنعون الماعون

۳۰۴

ارسالِ رُسُل ہے کبھی اتحافِ تحف

دل ہے گروِ مساعیِ بے مصرف

درخواست کریں کہ تُشرکونا فی الامر

عزت کے لئے کرتے ہیں عزت کو تلف

۳۰۵

گرشکوۂ ایام نہ اے قلب نژند!
پہنچے نہ صلاحیت کو غربت سے گزند
پیمانۂ عظمت ہے فقط عزم و عمل
مطلب نہیں منصب سے چہ پست و چہ بلند!

۳۰۶

ہوتے ہیں جگر سوختہ آتش آشام
لیں نقلِ دگر زک کا طعن و دشنام سے کام
بڑھتا ہے جنونِ عشق رُسوائی سے
خاصانِ خدا کو ہے ملامت انعام

۳۰۷

اے جانِ عزیز! خالدِ گوشہ نشیں
گو ابنِ بطوطہ وہیون سانگ نہیں
گھر بیٹھے جہانیاں جہاں گشت بنا
ہے قاطعِ اقطارِ سماوات و زمیں

۳۰۸

شعبہ ہے جنوں کا جذبۂ خلّاقی!
ہے عشق حقیقی و خردِ الحاقی
پڑھ گفتۂ خالد کو بہ امعانِ نظر
فیضان ہے یہ، نہیں نری مشّاقی

۳۰۹

مٹی کا یہ برتن اک دن آخر ٹوٹے
جیون پد کا ساتھ ہے کچا چھوٹے
آمنتُ بکَ ربِّ توکلتُ علیک
ہیں تیرے سوا سارے سہارے جھوٹے!

۳۱۰

ہے عالمِ اسرار و خفایا تُو ہی
لَا یَخفیٰ عَلَیکَ شَیٔ مِنْ اَمری
دل مانگے پناہ علمِ لَا یَنفَع سے
ہے لب پہ دُعا: ربِّ اشرَح لِی صَدرِی!

۳۱۱

رہتی ہے سدا معنیٔ تازہ کی طلب
افرنگ سے تا بہ چین و ماچین و عرب
ہُوں بندہ بشر رہ سے بھٹک جاتا ہُوں
اِغفِرلی خَطِیئَتِی وَجَہلی یارب!

۳۱۲

کمیاب و کم آمیز ہُوں لیکن پھر بھی
تُو اِغفِرلی اِسرافی فی اَمری
مستِ کم و کیفِ اَللّٰہُمَّ اِلَیکَ!
دُنیا سے میں کہتا ہُوں: اِلیکِ عنّی

۳۱۴

جب بھی ترے بارے میں کسی نے پوچھا
بولا کہ رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبّا !
اے مالک و مُنعام و رحیم و رحمان !
سُبُحانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ !



مصنّف کی دُوسری کتابیں

فارقلیط
مَنْحَمَنّا
سرودِ رفتہ
غزل الغزلات
دُوکانِ شیشہ گر
برگِ خزاں
ورقِ ناخواندہ
سلوٰی
گُلِ نغمہ
زنجیرِ رمِ آہو
کلکِ موج
ماتمِ یک شہر آرزو
دشتِ شام
کفِ دریا
حریفِ قلم
زرِ داغِ دل